سوال

لڑکی نے زنا کیا ولی اور منگیتر کو علم ہونے کے باوجود نکاح کے وقت کنواری لکھنا

جواب

الحمد للہ.

رشتہ دار لڑکی اپنے گناہ سے توبہ کر چکی ہے تو اس پر لازم نہیں کہ وہ اس معاملہ کو اپنے منگیتر کے سامنے واضح کرے اور اسے بتائے، بلکہ اسے چاہیے تھا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اس پر جو پردہ ڈال رکھا تھا اسے رہنے دیتی، اور اس کا بتانا لازم نہیں تھا، چاہے وہ دریافت بھی کرتا، جیسا کہ سوال نمبر (83093) کے :

ہے، اور خاوند علم ہونے کے باوجود کہ وہ کنواری نہیں اس سے شادی کرنے پر موافق ہے تو پھر ولی کے لیے کنواری وغیرہ کے الفاظ کہنے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر ولی جھوٹ بھی بولے تو اس میں بہت بڑی مصلحت پائی جاتی ہے، اور وہ پردہ پوشی ہے، اور اس کا کسی پر بھی ضرر اور نقصان نہیں، لہذا اس اعتبا

بویہ میں تین مقام پر جھوٹ بولنے کی رخصت وارد ہے، جیسا کہ درج ذیل ترمذی اور ابوداود کی حدیث میں ہے :

اء بنت یزید رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

کے علاوہ جھوٹ حلال نہیں : آدمی اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے بات کرے، اور جنگ میں جھوٹ بونا، اور لوگون کے مابین صلح کرانے کے لیے "

بر (1939) سنن ابوداود حدیث نمبر (4921) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ت کے ہاں یہ صریح جھوٹ پر محمول ہے، نہ کہ توریہ اور کنایہ پر، اور انہوں نے اس کے ساتھ اسے بھی ملحق کیا ہے. جس کی ضرورت پیش آ جائے یا مصلحت ہو تو اس میں بھی جھوٹ بونا جائز ہے، چاہے اس میں قسم بھی اٹھانی پڑے تو قسم اٹھا لے اس پر کوئی گناہ نہیں، لیکن اولی و بہتر یہ ہوگا کہ وہ توریہ اور کنایہ استع

م نووی رحمہ اللہ مسلم کی شرح میں کہتے ہیں :

ی اللہ علیہ وسلم : "جنگ دھوکہ ہے.."

پر جھوٹ بولنے کا جواز پایا جاتا ہے ان میں سے ایک جنگ بھی ہے، طبری رحمہ اللہ کا قول ہے : حقیقی جھوٹ کی بجائے جنگ میں توریہ وغیرہ کرنا جائز ہے، کیونکہ حقیقی جھوٹ حلال نہیں، ان کی کلام یہی ہے.

ریہ ہوتا ہے کہ حقیقی جھوٹ بھی مباح ہے، لیکن توریہ پر انحصار کرنا افضل اور اعلی ہے, اللہ اعلم " انتہی

رسفارینی رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

ں نص وارد ہے، اور جو اس کے معنی میں ہو اسے بھی اس پر قیاس کیا جائیگا، مثلا کسی پر ظلم ہونے میں اس کا مال چھپانا، اور پردہ پوشی کے لیے معصیت و نافرمانی کا انکار کرنا، یا کسی دوسرے کی معصیت چھپانا جب تک دوسرا اسے ظاہر نہ کرے.

ر اس پر خود بھی چھپانا لازم ہے وگرنہ وہ مجاہر یعنی اعلانیہ معصیت کرنے والوں میں شامل ہوگا.

ر پر حد نافذ کرانا چاہتا ہو، جس طرح ماعز اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ کا قصہ ہے، لیکن اس کے باوجود پردہ پوشی اختیار کرنا بہتر ہے، اور وہ اپنے اور اللہ کے مابین ہی توبہ کر لے کسی کو مت بتائے.

ب ضرر و نقصان دور کرنے کے لیے ہے، ہم نے امام حافظ ابن جوزی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ جھوٹ کی اباحت کا ضابطہ یہ ہے کہ :

ر جو قابل تعریف ہو اور جھوٹ کے بغیر اس تک پہنچا مشکل ہو تو وہ مباح ہے، اور اگر وہ مقصود چیز واجب ہو تو یہ بھی واجب ہوگا، شافعیہ میں سے امام نووی رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے.

اس لیے اگر کوئی مسلمان شخص کسی ظالم شخص سے چھپ جائے اور ظالم کسی دوسرے کو ملے اور دریافت کرے کیا تم نے فلان شخص کو دیکھا ہے ؟

ئے، اس حالت میں اس پر جھوٹ بونا واجب ہے، اور اگر اسے معصوم کو ہلاک اور قتل ہونے سے بچانے کے لیے قسم اٹھانے کی بھی ضرورت پیش آئے تو گریز مت کرے.

ہیں : کیونکہ معصوم کی بچانا اور اسے محفوظ رکھنا واجب ہے.... لیکن اس حالت میں وہ حتی الامکان توریہ کرنے کی کوشش کرے تا کہ اسے جھوٹ بولنے کی عادت نہ پڑ جائے.

رسفارینی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ہ : معتبر مذہب یہی ہے کہ جہاں راجح مصلحت پائی جائے وہاں جھوٹ بونا جائز ہے، جیسا کہ ہم امام ابن جوزی رحمہ اللہ سے بیان کر چکے ہیں، اور اگر واجب مقصود تک اس کے بغیر نہ پہنچا جا سکتا ہو تو یہ بھی واجب ہوگا، اور اس لیے کہ جائز ہے، لہذا توریہ استعمال کرنا اولی اور بہتر ہے " انتہی

ب (141/1).

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

134256